سوال

(03) "لاا کراہ فی الدین "کا مفہوم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''لاا کراہ فی ادین '' کے متعلق بحث کریں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تبلیغ وحکمت اور موعظ حسنۃ کے ساتھ پھیلاتھا،کسی نے بھی زبردستی نہیں کی تھی قرآن کریم نے جن بھی انبیاء کرام کے احوال بیان کئے ہیں ان میں غورکرنے کے بعدیہ حقیقت روشن ہوجاتی ہے کہ ان بزرگ ہستیوں نے توخوددین کی تبلیغ کی خاطر دشمنوں کی تکالیف برداشت کیں مگران پر زبردستی نہیں کی اورپوری کوشش کے باوجودجب وہ کفرپرڈٹے رہے تویہ بزرگ ہستیاں صرف یہ کہہ کران سے الگ ہوگئیں کہ :

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا لْبَلَاغُ لْمُبِينُ

اس طرح قرآن کریم میں اصولی طورپر فرمایاگیاہے کہ :

لَآاِكْرَاهَ فِي لدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ لرُّشْدُ مِنَ لْغَيِّ فَمَن يَكْفُرْ بِ لطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِ للَّهِ فَقَدِ سْتَمْسَكَ بِ لْعُرْوَةِ لْوُثْقَىٰ لَا نفِصَامَ لَهَا وَ للَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (البقرة:٢٠٦)

''دین میں زبردستی نہیں ہے ہدایت گمراہی سے الگ کی گئی ہے،پھرجوکوئی طاغوت کاانکارکرے اوراللہ پرایمان لائے تواس نے ایک مضبوط سہاراتھام لیاجوکبھی ٹوٹنے والانہیں ہے اوراللہ سننے والااورجاننے والاہے۔''

بہرحال اصل دین اسلام میں نہ زبرستی جائزہے اورنہ ہی کرنی چاہیئے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ